ضوابط

(۱) یہ رسالہ ماہوار شائع کیا جاتا ہے (۲) قیمت سالانہ پیشگی (سے) اور سنین ماضیہ کے رسالوں کی قیمت فی جلد (لے) لیکن بعد انقضائے چند سال۔ گورنمنٹ سے (المصارف) مع اخراجات محصولڈاک وسرٹیفکیٹ آف پوسٹنگ یعنے حوالگی بہ ٹپہ خانہ مجاریہ لی جاتی ہے (۳) متفرق نمبرات کی قیمت مستقل مشتریان رسالہ سے فی نمبر (۸ر) اور غیر مستقل مشتریان رسالہ سے فی نمبر (۱۲ر) لی جائیگی۔ بشرطیکہ زائد نمبرات دفتر میں موجود ہوں (۴) بجز سالانہ اشتراک شش ماہی یا سہ ماہی کے لیئے کوئی درخواست خریدی رسالہ منظور نہیں کیجائیگی (۵) درخواست خریدی میں نام و پتہ کامل اور واضح مع ضلع ٹپہ خانہ کا نام بصراحت تعلقہ وضلع وغیرہ خوشخط درج کرنا چاہیئے (۶) جواب طلب تحریرات کیلئے آدہ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ بھیجنا لازم ہے (۷) بیرنگ خط یا بیرنگ پوسٹ کارڈ قبول نہیں کیا جائیگا اور حتے الوسع دفتر سے بھی کوئی بیرنگ خط یا پوسٹ کارڈ نہیں روانہ کیا جائیگا (۸) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لیئے اپنے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ٹپہ خانہ سے بندوبست کرلیا جائے اگر تین یا تین ماہ سے زاید عرصہ کے لیئے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو اطلاع دی جائے (۹) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن یعنی ضمیمہ منی آرڈر پر صاف نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریدی رسالہ (اگر ہو تو) ضرور درج کیا جائے (۱۰) تمام خط وکتابت وترسیل زر وغیرہ بنام اڈیٹر صاحب رسالہ معلم العلوم ہونی چاہیے (۱۱) اگر رسالہ کا کوئی نمبر گم یا تلف ہوجائے یا نہ پہونچے تو روانگی رسالہ کے متعلق پوسٹل سارٹیفکٹ نہ ہوگا اور ماہ اشاعت کے اندر عدم رسی کی اطلاع وصول ہوگی تو رسالہ بلاقیمت روانہ کیا جائیگا۔ پس جن صاحبوں کو جن رسالہ کی عدم دستیابی کی شکایت ہو تو ان کو چاہیئے کہ ٹپہ خانہ متعلقہ سے اس نمبر کو بہ تقاضہ وصول کرلیا کریں۔ اس لیئے کہ رسالہ ہمیشہ بذریعہ سرٹیفکٹ آف پوسٹنگ روانہ کیا جاتا ہے۔ (۱۲) مندرجہ بالا ضوابط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر ہذا جوابدہی سے معذور رہیگا اور اسوجہ سے اگر کوئی نمبر یا نمبرات ضائع ہوجائیں۔ یا آنکہ اور کوئی اختلافات وغیرہ واقع ہوجائیں گے تو ان کے لیئے دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ (مینجر)

العلم قوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلم العلوم

ایک ماہوار علمی رسالہ

جلد (۱) بابتہ ماہ اسفندار ۱۳۴۳ف نمبر (۴)

ادبیات

سنا کہ چند مسلمان جمع تھے یکجا — خدا پرست خوش اخلاق اور بلند نگاہ
کہا کسی نے یہ اُن سے کہ یہ تو بتلاؤ — تمھاری عزت و حرمت کا کس طرح ہے نباہ
نظر کرو طرف اقتدار اہل فرنگ — کہ اُن کے پاس ہے ملک و مال گنج و سپاہ
انہی کا سکہ ہے جاری یہاں سے لندن تک — اُنہی کے زیر نگیں ہے ہر اک سفید و سیاہ
کلیں بنائی ہیں وہ وہ کہ دیکھکر جسکو — زبان خلق سے بیساختہ نکلتی ہے آہ
تمھارے پاس بھی ہے کچھ جسپہ تمکو ہو ناز — کہا انہوں نے کہ ہاں لا الہ الا اللہ

فلسفی

جلوۂ ارض و سما دکھلا کے ہے نیچر بھی چپ — لا الہ اور قل ہو اللہ کہہ کے پیغمبر بھی چپ
بحث اسکی ذات میں کیوں کر رہا ہے فلسفی — ایسے ایسے چپ ہیں یہ ہوتا نہیں اسپر بھی چپ

پروانہ

ہوں میں پروانہ مگر شمع تو ہو رات تو ہو — جان دینے کو ہوں موجود کوئی بات تو ہو

عالم خموشی

مجلس میں خیال بادہ نوشی پایا — مکتب میں سر سخن فراموشی پایا

مسجد میں اگرچہ امن تھا اے اکبر — لیکن اک عالم خموشی ... پایا

حسن بے بنیاد باشد عشق بے بنیاد نیست

ڈاک سے مجنوں کی جا پوچھا کسی نے یہ سخن — یاد لیلیٰ اب بھی کچھ باقی ہے تجھ میں اے خستہ تن

جھڑ کے ٹھنڈی سانس وہ لایا کھینچ کے منہ سے کفن — شور بلبل کم نہ گردد گر رود گل از چمن

حسن بے بنیاد باشد عشق بے بنیاد نیست

مسلمان ہیں کہاں

وہ نیت ہے وہ صبر وہ ایمان ہیں کہاں — حسن و عمل کے ولولے وہ ارمان ہیں کہاں

اک غل مچا ہوا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال — پوچھے ذرا کوئی تو مسلمان ہیں کہاں

گرجا اور مسجد

ترکیب تو دیکھو یہ زمانے کے چلن کی — افسوس کہ اس سے کوئی واقف بھی نہیں ہے

گرجا میں تو کرنیل و کمشنر بھی ہیں موجود — مسجد میں کوئی ڈپٹی و منصف بھی نہیں ہے

یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے — بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی ہے

لیکن میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی — یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے

جوتہ چل گیا

میرے منصوبے ترقی کے ہوئے سب پائمال — بیج جو یورپ نے بویا وہ اُگا اور پھل گیا

بوٹ ڈاسن نے بنایا میں نے اک مضمون لکھا — ملک میں مضمون نہ پھیلا اور جوتہ چل گیا

یاد خدا

خدا تو تھا دل و لب پہ کہ صرف یاد خدا رہیگی — معاً اگر یہ خیال آیا [illegible] تو کیا کرینگے [illegible]

دینیات

بہ سلسلۂ اشاعت گزشتہ

حقیقت نماز

(اس دنیا کی کوئی چیز لذت سے خالی نہیں)

انسان کے لیئے جسقدر اشیا دنیا میں بنائی گئی ہیں ان میں ہی نہ کسی قسم کی لذت اللہ تعالی نے رکھدی ہے جو انسان کو اپنی طرف متوجہ کرانے کا باعث ہوتی ہے دیکھو! اناج اور تمام خوردنی و نوشیدنی اشیاء انسان کے لیئے پیدا کی ہیں تو کیا وہ ان سے ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ پھر کیا اس مزے اور ذائقہ کے احساس کے لیئے منہہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء کو دیکھ کر جمادات ہوں یا نباتات حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دلخوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں - اسی طرحپر عورت اور مرد کے تعلقات کی علت غائی کو مد نظر رکھکر ایک کو دوسرے کی طرف رغبت دلائی اور ان کے باہمی تعلقات میں ایک نشہ بھی رکھدیا -

اسی طرحپر انسان چونکہ عبادت کے لیئے پیدا کیا گیا ہے اس لیئے اس [illegible] حظ اور سرور رکھا گیا ہے - اور چونکہ یہ [illegible] انسان [illegible] کی [illegible] اس لیئے دنیا کی تمام چیزوں کی لذتیں فانی اور عارضی [illegible] ہے جو مستقل اور ابدی [illegible] اس کے حاصل کر لینے کے لیئے [illegible] کی ضرورت ہے جسطرحپر عورت اور مرد کا باہم تعلق [illegible]

عبودیت و ربوبیت کا رشتہ

جب تک عورت و مرد کے تعلقات [illegible] انتظام معاشرت [illegible] بگڑ جاتا ہے [illegible] ربوبیت [illegible] [illegible]

صوفی کہتے ہیں کہ جو حظ اس تعلق میں موجود ہے ساری عمر میں ایک بار بھی مل جائے
تو وہ اسی میں فنا ہو جائے لیکن ایک عالم اس لذت سے ناآشنا اور بےخبر ہے،
یہی وجہ ہے کہ نمازوں میں بےدلی اور بےرغبتی پیدا ہو رہی ہے۔

ذوقِ نماز کے حصول کا طریق

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ غفلت اور سستی نمازوں میں ہو رہی ہے
اور اسکی وجہ نماز کی بےذوقی ہے تو وہ ذوق کیونکر پیدا ہو جو انسان کو حضورِ الٰہی میں
سچا نیازمندانہ اور متضرع بنادے۔

اس سوال کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں البتہ اس میں غور کرنے کی ضرورت
ہے، دیکھو ایک شخص اناڑی شرابی انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ کیا کرتا ہے؟
وہ پے در پے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسکو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور
نیک انسان اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نماز میں بےذوقی کا علاج
بھی نماز میں ہی ہے اسی بےذوقی سے ذوق پیدا ہو جائیگا۔

حضوری حاصل کرنے کا طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لیئے دعا کرتے رہیں اور سرسری
اور بےخیالی نماز پڑھنے پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے ادا کریں اور اگر توجہ
پیدا نہ ہو پانچوں اوقات میں ہر ایک نماز میں نماز کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور میں یہ
دعا کریں کہ اے خدائے قادر ذو الجلال میں گنہگار ہوں، اور گناہ کے زہر نے میرے
دل اور رگ و ریشہ میں اسقدر اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں ہو سکتا
تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش، اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے
دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اپنا خوف، اور اپنی محبت بٹھا دے
تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر نماز میں حضوری میسر آئے اور یہ
دعا صرف ایک نماز پر موقوف نہیں بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس
دعا کو پانچوں نمازوں اور نیز تہجد کی نماز میں کیا کریں اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے
اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کیونکہ گناہوں کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔
ایسا کرو گے تو ایک وقت آجائیگا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا اور مقصد حاصل ہو جائیگا،
مگر چاہیئے کہ اپنی موت یاد رکھیں آئندہ زندگی کے دن تھوڑے جانیں یہی طریق حضور حاصل کرنے کا ہے

مذاکرۂ علمیہ

بہ سلسلۂ اشاعت گزشتہ

حدیث کی ابتدائی تقسیم صرف تین صورتوں پر ہے:۔

(۱) صحیح۔ جسکے تمام راوی عادل وضابطہ ہوں۔ سلسلۂ سند آخر تک متصل ہو۔ روایت میں کوئی شاذ بات نہ ہو اور نہ کسی علت کا شبہ ہو۔ اس درجہ میں زیادہ قابل اعتماد وہ حدیثیں ہیں جو کسی مشہور صحابی نے روایت کی ہوں۔

| دس ہزار صحیح حدیثیں موجود ہیں | اس میں شرط یہ ہے کہ کم از کم دو نہایت قابل اطمینان راوی |

آخر تک سلسلہ بہ سلسلہ روایت میں شریک ہوں۔ اس طرز کی دس ہزار حدیثیں موجود ہیں۔

(مقدمۂ نوادی صفحہ ۱۴ سطر آخر وصفحہ ۱۵ سطر اول (طبع دہلی)

(۲) حسن۔ ترمذی۔ کی رائے میں حسن وہ حدیثیں ہیں جنمیں کوئی شاذ بات نہ ہو کئی طریقوں سے مروی ہوں۔ سند میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جسپر کوئی تہمت یا الزام عائد ہوتا ہو۔

(۳) ضعیف۔ جو حدیث صحیح یا حسن نہ ہو وہ ضعیف ہے اور اس سے استدلال کرنا ضعف اور کمزوری سے خالی نہیں۔ موضوع۔ مقلوب۔ شاذ۔ منکر۔ معلل۔ مضطرب وغیرہ اسی شاخ سے وابستہ ہیں۔ کس قسم کی مسلم حدیثیں شرعی دلیل ہو سکتی ہیں؟ اسمیں اختلاف ہے صحیح فیصلہ یہ ہے کہ:۔

(۱) خبر واحد۔ یعنے صرف ایک شخص کا بیان قطعی وثوق اور یقین کے لیے کافی نہیں ہے

(۲) جو واقعات دن رات پیش آیا کرتے ہیں۔ اُن کے متعلق اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت منقول ہو جو "آحاد" کے درجہ سے نہ بڑھے تو مشکوک سمجھی جائیگی۔ اس لیے کہ جو باتیں تمام لوگوں کو پیش آیا کرتی تھیں اُن کے متعلق آنحضرت نے جو ہدایت کی ہوگی اسکی ضرورت سب سے متعلق تھی۔ صرف ایک شخص کا اسکو روایت کرنا عقل کے خلاف ہے۔

(۳) جس حدیث کے راوی فقیہ نہ ہوں اور خلاف قیاس ہو وہ قابل حجت نہیں ہے

(۴) حدیث متواتر سے فرضیت ثابت ہوتی ہے اور مشہور سے وہ احکام جو قرآن میں مطلق مذکور ہیں اُن کی قید معلوم ہو سکتی ہے۔

یورپ کا فلسفۂ تاریخ اور اسلام کی حدیثیں

یورپ کے فلسفۂ تاریخ میں یہ شرط نہیں ہے کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہو اُسکی کوئی بات نہ مانی جائے۔ اِس لیئے کہ جھوٹے کے لیئے ہر بات میں جھوٹا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اہلِ عرب بھی اِس راز سے واقف تھے اُن میں مثل مشہور تھی کہ الکذوب قد یصدق۔ کبھی جھوٹے کی بات بھی سچ ہوتی ہے۔ لیکن حدیث میں انہوں نے سخت احتیاط کی اور قاعدہ مقرر کر دیا کہ

نامقبول حدیثیں

(۱) جو شخص جھوٹ بولتا ہو (۲) یا جعلی حدیث بنانے کا اُس پر شبہ ہو (۳) یا وہ ثقہ و معتمد ہی کیوں نہ ہو مگر وہم اس کے مزاج پر غالب ہو کے (۴) یا باوجود ثقاہت کے روایت کرنے یا حدیث کے مطلب سمجھنے میں غلطی کرتا ہو (۵) یا بدعتی ہو۔ (۶) یا روایت کے الفاظ و معانی میں تحریف کرتا ہو۔ (۷) یا اس میں کوئی عیب نہ ہو مگر غیر معروف شخص ہو اور ایسی حدیث روایت کر رہا ہو جو اُسی شخص سے مخصوص ہو اور کسی دوسرے نے اسکی روایت نہ کی ہو۔ ان سب لوگوں کی حدیثیں نامقبول ہیں اور ان سے استدلال درست نہیں (مقدمۂ نوادی صفحہ ۱۵ سطر ۷-۸-۹)

ردّ و قبول کی شرطیں

جو حدیث خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مرفوع ہے صحابہ کے اِس کہنے سے کہ "ہم لوگ یہ بات کہا کرتے تھے" یا "یہ کام کیا کرتے تھے" یا "لوگ کہتے ہیں" یا "یہ کام کرتے ہیں" یا "ہمارے نزدیک فلاں امر میں مضائقہ نہ تھا" یا "لوگ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے"۔ حدیث مرفوع نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسکو موقوف سمجھیں گے اور صحابی کے اِس کہنے سے یہ مفہوم نہ ہوگا کہ اُس زمانہ میں سب لوگوں کا یہی طرزِ عمل تھا۔ البتہ اگر صاف الفاظ میں مذکور ہو کہ صحابہ کا اِس امر پر اجماع تھا تو اس کے ماننے میں عذر نہ ہوگا۔ لیکن اس اجماع کی روایت بھی اگر ایک ہی شخص سے ہو تو شک و اختلاف سے خالی نہیں صحابہ کے تمام اقوال جو عام شہرت کی حد تک نہ پہونچے ان کی نسبت صحیح فیصلہ یہ ہے کہ شرعی دلیل نہیں ہو سکتے[1] (باقی آئندہ)

---

[1] مقدمۂ نوادی سطر ۲۲ تا ۲۶ صفحہ ۱۵

طبابت

(بسلسلۂ اشاعت گزشتہ)

طب عرب پر خاندان ابوالحکم کا بھی احسان ہے۔ وہ خود طبیب تھا اُس کے بیٹے حکم نے خون کے بند کرنے میں جس معرکہ کا علاج کیا ہے وہ عیون الانباء میں دیکھنے کے قابل ہے۔ عیسیٰ بن حکم کا تذکرہ بھی اِس ضمن میں کرنا تھا۔ اُسکی کتاب منافع الحیوان سفارش کر رہی ہے۔ مگر وہ عباسی عہد کا طبیب ہے اور ہم ابھی ابتدائی منزلوں سے آگے نہیں بڑھے۔

بصرے کا طبیب ماسرجویہ تھا تو یہودی مگر عرب میں عجمی طب کے رواج کا وہی بانی ہے۔ اُس نے بڑی عمر پائی ہے۔ بنی اُمیۃ کا پورا دورِ حکومت قریب قریب اُس کے روبرو گزرا ہے۔ بنی عباس کے عہد میں ہارون الرشید کے عہد تک اُس کے واقعات ملتے ہیں۔ اُسکی کنیت ابو میتہ تھی اور ابونواس نے اپنے قصیدے میں اِسی نام سے اُس کا تذکرہ کیا ہے۔ حکیم اہرن کی کتاب الطب سُریانی زبان سے اِسی نے عربی میں ترجمہ کی۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ ترجمہ کیوں ہوا۔ اور کس کی حکومت میں ہوا۔ تاہم کیا عجب ہے کہ بنی امیہ کے شروع زمانے کا یہ واقعہ ہو۔ علامہ ابن جلجل لکھتے ہیں:—

ان ماسرجیہ کان فی ایام بنی امیة وانه تولی فی الدولة المروانیة تفسیر کتاب اهرن بن اعین الی العربیة ووجد عمر بن عبدالعزیز رحمه الله فی خزائن الکتب فامر باخراجه ووضعه فی مصلاه واستخار الله فی اخراجه الی المسلمین للانتفاع به فلما تم له فی ذلك اربعون صباحاً اخرجه الی الناس وبثه فی ایدیهم

ماسرجویہ بنی امیہ کے زمانہ میں تھا مروانی سلطنت میں اہرن بن اعین کی کتاب کے ترجمہ کا کام اُسی کے سپرد تھا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے کتبخانہ میں اِس ترجمہ کو رکھا ہوا پایا حکم دیا کہ نکالکر اُن کی جا نماز کے نیچے رکھدیا جائے۔ خدا سے استخارہ کرتے تھے کہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچانے کیلئے آیا اِس کتاب کو نکالنا چاہیئے؟ جب چالیس دن استخارہ کے پورے ہو چکے تو کتاب نکالی اور پھر اِس کتاب کی عام اشاعت کی۔

(عیون صفحہ ۱۹۳- جورجی زیدان نے اس واقعہ کی بنا پر طعن کیا ہے کہ صدر اول کے مسلمان چونکہ قرآن حکیم کے علاوہ اور کسی چیز کی تعلیم کو حرام سمجھتے تھے- اسی وجہ سے عمر بن عبدالعزیز کو کتاب کی اشاعت میں تردد تھا- لیکن یہ غلطی ہے- طب عجم سے اسوقت تک اہل عرب واقف تھے- عربی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا اندیشہ تھا کہ ممکن ہے دنیاوی اغراض کی بنا پر اس کتاب میں علاج کے ایسے طریقے لکھدیئے ہوں کہ مسلمانوں کو نقصان پہونچے- تردد کی صرف یہی وجہ تھی- حنین بن اسحاق العبادی کو خلیفہ مامون الرشید نے اسی لیئے قید کیا تھا اور اچھی طرح اطمینان کر لینے کے بعد رہائی دی تھی- طبقات الطبا و جلد (۱) صفحہ ۱۸۷ و ۱۸۸-)

اس واقعہ سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:-

(۱) علوم و فنون کے ترجمہ و تالیف کا کام مروانی سلطنت کے زمانے ہی میں شروع ہو چکا تھا- عباسی عہد کی اس میں خصوصیت نہیں ہے- عام مورخین کی رائے میں خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں ترجمہ کی ابتدا ہوئی تھی- مگر یہ غلط ہے منصور کا عہد صرف ترجمہ کی کثرت کی وجہ سے مشہور ہے-

(۲) اس عہد میں کتب خانے بھی قائم ہو چکے تھے-

(۳) یہ ترجمہ غالباً پہلا طبی ترجمہ تھا- مسلمان اسوقت تک عجمی طب سے واقف نہیں ہوئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کو اس کتاب کی اشاعت میں تردد تھا جو چالیس دن کی غور و فکر کے بعد رفع ہوا-

بالایں ہمہ عرب کا اصلی تمدن چونکہ مدت ہوئی مٹ چکا تھا اور جاہلیت نے اسکی جگہ لے رکھی تھی اس لیئے طب کا دامن اس جاہلانہ رنگ سے کیوں کر رنگین نہ ہوتا- معلوم ہوتا ہے کہ عہد قدیم میں طب عرب نے بے نظیر ترقی حاصل کر لی تھی کہ زوال تمدن پر بھی اس کے آثار باقی رہے- ایکطرف تو یہ طب گزشتہ عہد کی حذاقت یاد دلا رہا تھا اور دوسری طرف خرافات کا مجموعہ بنا ہوا تھا- ہر مرض کے لیئے دیوتا تھے- بخار کی دیوی کا نام ام ملدم تھا- تعجب ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی بخار کا منتر القول الجمیل میں نقل کر دیا ہے جس کا جاہلیت میں بڑا رواج تھا + (باقی آئندہ)

معلومات

نیلا تھوتھا - ایک قسم کا نیلا پتھر ہوتا ہے یہ تانبے کا قابل قدر نمک ہے۔ قدیم ہندو کیمیا ساز اسکو تیار کرنا جانتے تھے۔ تانبے کی خام دھات پائی رائیٹز کو بھونے اور جلی ہوئی دھات کو پانی میں گھلا کر محلول کو بھاپ بناکر اُڑا دینے سے اسکی ڈلیاں نکلتی ہیں۔ مغرب میں سب سے پہلے وان ہموٹ نے ۱۶۴۴ء میں تیار کیا اس نے تانبا اور گندھک کو ملا کر جلایا اور مرکب کو بارش کے پانی میں حل کیا چار سال بعد ۱۶۴۸ء میں گلابر نے تجربے سے ثابت کیا کہ یہ نمک تانبے کو گندھک کے تیزاب کے ساتھ تپانے سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ نیلا تھوتھا تانبے کی کانوں کے قطعے میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہندو فن طبابت میں اس کا تذکرہ ہے یہ زمانہ دراز تک ہیر اکشش خیال کیا جاتا تھا کیونکہ دونوں نمک کانوں کے پانی میں قلمیں باندھتے ہیں زمانۂ قدیم کے کیمیاگروں نے بھی اپنی مطلب برآری کے لیئے اس کا تجربہ کیا اُن کا خیال تھا کہ اس میں سنگِ پارس کا اعلیٰ جزو ہے۔ غرض کہ زمانۂ حال میں یہہ نمک تانبے کی مختلف کچی دھاتوں سے نکالا جاتا ہے ؀

(۱) سکرین - مصنوعی شکر کا کیمیائی نام ہے۔ اسکی ایجاد کا سہرا امریکہ کے سر ہے۔ یہ تارکول سے نکلتی ہے اسکو بنزو و سلفینڈ بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک قلم دار سفوف کی شکل میں فروخت ہوتی ہے۔ رنگ نہیں ہوتا لیکن اسمیں مٹھاس بےحد ہوتی ہے۔ شکر سے پانچسو پچاس گنا زیادہ میٹھی ہوتی ہے اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ خمیر پیدا نہیں ہونے دیتی ؀

ربڑ - آگ، نمی اور کیڑوں سے بچاتا ہے۔ ربر آواز کو فنا کرتا ہے۔ تمام کلوں پہیوں میں آواز بند کرنے کے لیئے استعمال کرتے ہیں۔ اسکی رکابیاں بھی بن سکتی ہیں ؀

ناگ پھنی کے رس کو کشید کرنے سے پٹرول (موٹر کا تیل) نکلتا ہے کو تفسلنڈ میں اِسی سے موٹر چلاتے ہیں ؀ (مترجمہ جناب سید برہان الدین احمد صاحب متعلم انٹر)

تجارت

علم از بحث و مال از تجارت می افزاید

(۱) تجارت کے معنی بیع و بیوپار کرنا اور ایک جگہ کی چیزیں دوسری جگہ لیجاکر بیچنے کو بھی کہتے ہیں۔ تجارت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو یہہ کہ اپنے ہی ملک کی چیزیں خریدیں اور اپنے ہی ملک میں فروخت کرکے نفع حاصل کرنا۔ دوسرے یہہ کہ اپنے ملک کی چیزیں خرید کر بلکہ اُن میں خود ایک نئی روح پھونک کر دوسرے ملکوں میں لے جانا اور وہاں سے نفع کما کر اپنے ملک میں لانا۔ جس سے ملک اور قوم کا فائدہ ملحوظ رہے اور اپنی کمال عقلیہ سے عمدہ عمدہ چیزیں بناکر دوسرے ممالک میں لیجانا اور وہاں سے معقول منافع حاصل کرکے اپنے ملک میں لانا نیز لوگوں کو ترغیب دینا تاکہ لوگ اس کے شائق ہوں۔

(۲) سڑکیں، جہاز، ریل، اونٹ وغیرہ تمام باربردار تجارت کے غلام اور کارکن ہیں، اگر تجارت نہ ہوتی تو ان وسائل کی کیا ضرورت تھی؟ اِن سے کون کام لیتا۔ تمام بڑے بڑے عالیشان شہروں کو تجارت ہی نے عظیم الشان بنایا ہے۔ تاربرقی، اخبارات و رسائل کی قدر و منزلت تجارت ہی نے کرائی ہے۔

(۳) جو لوگ اِس شایستگی کے زمانہ میں بھی تجارت کی طرف رغبت نہ کریں اُن پر بڑا افسوس ہے۔ کیونکہ گاؤں گاؤں کو پگڈنڈیاں اور سڑکیں نکالی گئی ہیں۔ خطرناک راستوں میں پولیس کی چوکیاں بٹھائی گئی ہیں تاکہ تاجروں اور مسافروں کو سہولت ہو ملک میں ڈاکخانے کھولے گئے ہیں تاکہ ہر ایک شخص روپیہ ہو تو ہنڈوی یا منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجدے۔ مال اسباب کے لیئے ریل گاڑی اور سمندروں میں اگن بوٹ اور جہاز وغیرہ موجود ہیں۔

(۴) ہمکو گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ہمارے فوائد کیلیئے جا بجا آسائشوں کا سامان مہیا کر رکھی ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم سب غافل ہیں۔ تجارت کی طرف رغبت نہیں اپنے تمام کاروبار اور جملہ اشیاء ضروریہ کی فراہمی کو اوروں کے حوالے کر رکھا ہے حالانکہ گورنمنٹ کے سایۂ ہما کا ظل شفقت ہمارے سر پر ہے۔ اگر اسقدر تاجرانہ سلوک ہمارے

ساتھ نہ ہوتا تو یقیناً جو حالت ہماری اِس وقت ہے وہ بھی نہ رہتی یا جو رونق کہ اسوقت ملک کو گورنمنٹ کی توجہ سے ہے، نہ ہوتی۔ ہماری حالت بالکل تباہ و خستہ ہو جاتی، تعلیم وغیرہ کا نام و نشان نہ ہوتا۔ شایستگی اپنا نام و نشان بھی نہ بتلاتی۔

(۵) تجارت میں احتیاط اور دور اندیشی ضرور چاہیئے کہ زیادہ نفع کی اُمید پر مال کو روک نہ رکھیں۔ بلکہ جسقدر نفع ملے اُس پر فروخت کرکے جتنی مدت بیکار ڈال رکھنا تھا اتنی مدت میں اور مال، لاکر اس سے زیادہ نفع حاصل کرلیں۔ آجکل غیر ممالک کے سوداگروں کا جتنا مال و اسباب فروخت ہوتا ہے، شاید ہی کسی کا ہوتا ہوگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اُنکو جتنا نفع ملتا ہے وہ اُسی پر فروخت کر دیتے ہیں، ہماری طرح زیادہ نفع کی اُمید پر مال روک نہیں رکھتے۔ نیز تاجر کو خوش خلق، ایماندار، راست باز ہونا چاہیئے۔

(۶) ہمارے ملک کے اُن تونگروں پر افسوس ہے کہ جو دولت کو پتھروں کے مانند گھروں میں دبائے بیٹھے ہیں اور اُسکو کسی تجارتی کام پر لگانا نہیں جانتے، جو لوگ تجارت کرنی چاہیں اُنہیں غیر ممالک میں جانے اور وہاں کے رنگ ڈھنگ دیکھنے کا خیال تک نہیں کرتے اور جہاں تک بھی ہوسکتا ہے اپنے دیس کی چیزوں کو استعمال میں نہیں لاتے حالانکہ اچھی طرح سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام یوروپین قومیں اپنے ملک کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے ولایت ہی کی بنی ہوئی اشیاء کو پسند کرتے ہیں اور حتی الوسع یوروپینوں کی ہی دُکانوں سے خریدتے ہیں خواہ وہ گراں قیمت پر ہی ملیں حتے کہ اشیاء خورد نی بھی ولایت ہی سے منگواتے ہیں۔ پس ہم بھی اُمید کرسکتے ہیں کہ اگر تمام قومیں تعصب بالائے طاق رکھ کر بہبودیٔ ملک کے اُمور میں متفق ہوں تو ہندوستان کا [illegible] ملک بھی بہار کا حظ اُٹھائے۔

(۷) انگریزوں کو ہند کا شہنشاہ بنانا اور سعادت علی خاں کا نواب اودھ بنانا تو تجارت کی ادنے کرشمہ سازیاں ہیں۔ فرانس کا ایک سوداگر اپنے کوٹ پر لکھوایا کرتا تھا کہ "میں کوئی کنگ اور ڈیوک نہیں، لیکن اُنسے بہتر ہوں" تجارت فقط یہی نہیں کہ ملک کو فائدہ پہونچاتی ہے، بلکہ جن لوگوں نے تجارت کو ایمانداری سے اختیار کیا وہ لوگوں کی نظروں میں نہایت معتبر اور معزز ہوگئے۔ دولت کما کر تجارت کی بدولت بڑے بڑے صاحب ثروت بنگئے۔ (باقی آئندہ)

معالجات

❋ ❋ ❋

امونیا یا سال ولاٹیل (روح نوسادر کا عرق) مقام عقرب گزیدہ پر ملنے سے۔ یا سرکہ لگانے سے بچھو کا اثر فوراً دفع ہوتا ہے

شکر کا ٹکڑا سرکہ میں ڈبو کر منھ میں رکھ لینے سے کھانسی فوراً دور ہو جاتی ہے۔

رشتہ یا نارو کا کیڑا انباتاتی قسم کا ہوتا ہے۔ یہ گرمی اور رطوبت میں پرورش پاتا ہے اسی لیئے اکثر گرم ممالک میں نارو ہوتے ہیں۔ پچھنے کا علاج نہ کریں تو اندر رہتا ہے۔ ٹنکچر آف آیوڈین (بنفشین اور ست شراب (الکحل) کا محلول) لگانا۔ یا حل شدہ بورک کار بالک ایسڈ کو ٹنے کے تیل کا تیزاب عمدہ علاج ہے۔

وجع مفاصل میں ریچھ کی چربی رگڑنا مفید ہے۔

قبض کا عمدہ علاج جینی یا کسی روغنی برتن میں چند آلو بخارا پانی میں رات بھر بھگو دیئے جائیں۔ صبح بغیر ملنے کے اوپر سے زلال لیکر پی لیا جائے اس سے قبض کی شکایت بالکل دفع ہو جائے گی۔

خفقان کا عمدہ علاج ۴ عدد عمدہ تازہ اور رس سے بھرے ہوئے سیب لے کر کسی سلائی سے اچھی طرح چھید ڈالو۔ پھر آٹا یا مٹی لگا کر آگ پر بھلبھلا لو۔ جب کچھ نرم ہو جائیں تب صاف کر کے کسی برتن میں ڈال کر پانی ڈال دو اور آگ پر پکاؤ جب اچھی طرح گل جائیں تب مل کر چھان لو اور قدرے عرق لیموں اور مصری ملا کر پلا دو۔

آش جو کا ایک نیا طریق۔ گرمیوں کے لیے بہت عمدہ اور مقوی غذا ہے جو کا آٹا ایک چمچہ بھر۔ پانی پاؤ بھر۔ دونوں کو پندرہ منٹ کر چمچے وغیرہ میں پکاؤ۔ پھر چھان کر اس میں چینی اور عرق لیموں بقدر ذائقہ ملا کر استعمال استعمال کرو۔

صنعت وحرفت

آئینہ پر قلعی چڑھانا۔ آئینہ کو پہلے خوب صاف کرلو۔ اُس کے بعد آئینہ کے برابر بلاٹنگ پیپر یعنے جاذب کا کاغذ بچھاؤ۔ اس کے اوپر یکساں چاک چھڑکو۔ اوپر رانگ کا ایک ورق بچھاکر پارہ ڈال دو اور ململ کے کپڑے کی موٹی بتی بناکر اسپر ہموار پھیرو۔ آئینہ تیار ہوجائے گا۔

لوہے کا زنگ دور کرنا۔ جس اوزار یا آلہ کو زنگ لگ گیا ہو اُسپر اوّل تلی کا تیل ملو اور تین گھنٹے تک پڑا رہنے دو۔ اور اس اثنا میں ایک ایک گھنٹہ کے بعد چاک مٹی ملو۔ اور چھوڑ دو۔ زنگ دور ہوجائے گا۔ اور اگر زیادہ زنگ ہو اور اس ترکیب سے نہ ہٹے تو پھر بکر تیل مٹی ملو۔ اور بجائے چاک مٹی کے چونہ باریک اور صاف اُسپر ملو زنگ دور ہوجائے گا۔

چینی کا برتن جوڑنا۔ ایک انڈے کی سفیدی لیکر بن بجھے چونہ میں آمیز کریں اور پھر ٹوٹے ہوئے برتن پر لگا کر برتن کو ایک مضبوط اور موٹے تاگہ سے خوب مضبوطی کے ساتھ باندھیں اور رکھا رہنے دیں۔ جب خشک ہوجائے تاگہ کھول ڈالیں اور اِدھر اُدھر نکلا ہوا مصالحہ چاقو یا چھری وغیرہ سے کھرچ کر صاف کر ڈالیں

تصویروں کی وارنش۔ پسا ہوا سُہاگہ دو تولہ۔ چپڑا لاک دو تولہ پانی میں ملاکر بوتل میں بھردو۔ پھر دو گھنٹے یا تین روز تک ہلا دیا کرو۔ جب لاکھ گھل جائے پانی نتھار دو اور بقایا کو گرم کرکے تصاویر پر لگاؤ چمک پیدا ہوجائیگی۔

سرخ چمڑا فوراً سیاہ کرنا۔ کسیس کو پانی میں حل کرکے کسیقدر گرم کرلیا جائے اور سرخ چمڑے پر برش سے پھیر لیا جائے ذرہ سی دیر میں سرخ چمڑا سیاہ ہوجائے گا۔

چمڑے کیلئے وارنش۔ پانی میں گوند بھگو کر چھان کر لعاب حاصل کریں اور لعاب میں سفیدی بیضۂ مرغ مساوی الوزن ملاکر خوب حل کرلیا جائے۔ چمڑے پر ملنے سے عمدہ وارنش ہوگی۔

زراعت

عموماً اجناس کی کاشت کے واسطے موسم برسات (اساڑھ) میں زمین کو جوتتے ہیں۔ اور نیل کے لیئے چیت ہیں۔ تمباکو کے لیئے پھاگن میں۔ ہر جنس کی زمین میں جسقدر پاہ و پانی و پالس دیجاتی ہے اُسی قدر کاشت اچھی ہوتی ہے۔ مگر جہاں تک ہوسکے بونے کا تخم اچھا ہو۔ اگر دوسرے صوبہ میں تخم اچھا ہے تو وہاں سے لاکر بو دیتے ہیں۔ کاشت کے لیئے اوقات کا لحاظ ضروری ہے۔ جلد اُمور موقع مناسب پر ہونا ترقی پیداوار کے لیئے نہایت عمدہ نتیجہ دیتا ہے۔ سرد ممالک میں زراعت دیر میں پختہ ہوتی ہے اور گرم ممالک میں جلد تیار ہوتی ہے۔ اور بعض صوبوں میں اوقات کاشت کم و بیش مقرر ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ مٹی کی کیفیت پر پالس کا وزن ہوتا ہے۔ جیسی زمین ہو ویسی پالس دینا چاہیئے۔ ہر تخم ایک ہی زمین کے لیئے مناسب نہیں ہوتا۔ بہت ضروری ہے کہ زمین کی شناخت کرکے تخم ریزی کی جائے۔

کھیتوں سے دیمک دُور کرنا

بعض اوقات دیمک کھیتوں کو بہت نقصان پہونچاتی ہے۔ فصل کو تباہ کردیتی ہے۔ اِس کے دفعہ کرنے کی یہ حکمت ہے کہ پندرہ سیر پانی کو جوش دے کر اُس میں سوا سیر توتیا (شرمہ) ملادیں۔ جب پانی جل کر دس سیر رہ جائے۔ اُس میں ڈیڑہ بوتل مٹی کا تیل چھوڑ دیں اور پھر کام میں لائیں۔

اطلاع

کسی آئندہ اشاعت میں اس امر کے وضاحت کی کوشش کی جائے گی کہ زراعت کب ہونی چاہیئے اور کب کاٹنی چاہیئے۔ یقیناً اس کے مطالعہ سے زراعت پیشہ طبقہ کے معلومات میں ایک بہترین اضافہ ہوگا۔

مکالمات

استفتاء۔ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا۔ وہ عورت چار مہینے دس یوم کی عدت پوری کرچکی ہے مگر حاملہ ہے۔ پس ایسی حالت میں عدت کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

فتوے۔ حاملہ وضع حمل تک دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔ اگرچہ کہ اُس کا شوہر فوت ہوجانے کی وجہ سے اُس نے عدت کی مدت پوری کی ہو۔ البتہ غیر حاملہ چار ماہ دس روز تک عدت پوری کرکے دوسرا نکاح کرلے سکتی ہے۔

چرخہ۔ فی زمانہ چرخہ کے رواج دینے ولانے اور دیسی پارچہ کے اِستعمال کے خیالات جو موجزن ہوئے ہیں۔ اِن کی مختصر اور جامع خوبی کیا ہے؟

چرخہ۔ محافظِ ایمان۔ عصمت کا نگہبان۔ اِفلاس کا علاج ہے۔ اور آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے چرخہ کی بنیاد پڑچکی ہے جس کے بانی حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی العموم اُمت کو اور علی الخصوص خواتین اِسلام کو چرخہ کے استعمال کی سخت تاکید فرمائی اور اِس کے فوائد سے دنیا کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ اِس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اِس کی تعریف فرمائی۔ اور امام سیوطیؒ نے صرف چرخے کے فضائل کے متعلق تمام حدیثوں کو ایک علیحدہ رسالہ میں جمع کردیا ہے۔

مصفی خون۔ اِس نسخہ کے اِظہار کی خواہش گزشتہ نمبر میں بصیغہ استفسار عمل میں آئی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ حسب خواہش نسخہ دستیاب نہیں ہوا۔ بعد وصول یابی ضرور درج کردیا جائے گا۔

خضاب۔ ایک نسخہ خاطر خواہ اور معتبر بدست ہوچکا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ نمبر کے باب استفسار میں چاہا گیا ہے۔ جو درج کیا جاتا ہے۔ غالباً یہ وہی نسخہ ہے جو اکثر اشتہارات کے ذریعہ سے فروخت ہوا کرتا ہے۔ اور اِس کے بنانے میں بہ نسبت خریدنے کے بہت کفایت ہے۔

ترکیب عرقِ خضاب مجرّب - (جس سے جلد پر مطلق دھبّہ نہیں آتا)-
نائٹریٹ آف سلور یا کاسٹک ایک اونس (۲۰ تولے) عرقِ گلاب قسم اوّل ۱۶- اونس
(قریب آدھ سیر پختہ) عرقِ لیموں کاغذی ۴- اونس (۱۰ تولے) سب کو ایک نیلے رنگ
کی شیشی میں ڈال کر مضبوط کاگ لگا کر آفتاب (دھوپ) میں متواتر ایک چلّہ
(۴۰ یوم تک) رکھیں- بعد ازاں اُٹھا کر احتیاط رکھیں اور استعمال کریں- اِس
عمل سے کاسٹک کے اثر سے جلد پر مطلق دھبّہ نہیں آتا- ابتداءً تین یوم متواتر لگائیں
بعد ازاں ہفتہ وار ہمیشہ لگایا کریں - سیاہی عمدہ لاتا ہے-

مشتریانِ رسالہ ہذا کی ایک اسمواری فہرست اِسی نمبر میں علیحدہ شائع کی گئی ہے
یہ محض بعض معاونانِ مجلّۂ ہذا کے خیال کی تعمیل میں ایسی فہرست ہمیشہ جدید مشتریانِ
رسالہ کی بروقتِ توسیع شائع ہوا کرے گی - توقع ہے کہ احباب کرام اپنے حلقۂ اثر
میں اِس جامع الکل صفات مجموعہ کے خریدار بڑھانے کی جانب اپنی ادنےٰ توجہ مبذول
فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے - کہ کثرتِ اشاعت باعثِ ازدیادِ محاسنِ رسالہ
ہوتی جائے گی-

سُرمہ - سرمہ کا ایک ایسا نسخہ درکار ہے جو آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے مفید
ہو- اور بلحاظِ حفظ ماتقدم بحالت صحت بھی استعمال کیا جا سکے جس سے آنکھ کی
آیندہ پیش آیند امراض نہ ہونے پائیں اور کم خرچ ہو نسخہ کے اجزا بآسانی دستیاب ہوں
نیز تیاری میں دشواری نہ ہو-؟

سُرمہ کے ایسے نسخہ کی اشاعت کیطرف ناظرین توجہ فرمائیں خصوصاً وہ طبابت
پیشہ اصحاب جو اِس رسالہ کے مشتری (معاون) ہیں- نسخہ وصول ہونے پر شائع
کر دیا جائیگا-

کتاب (ارکانِ اسلام) اِسلام کے ارکان کے متعلق ایک مختصر اور جامع کتاب
جو بچوں کے پڑھانے کے لئے بیحد مفید اور کارآمد ہو کہاں سے دستیاب ہوگی؟

ایسی کتاب یا کتابیں تو بہت ساری طبع شدہ ملسکتی ہیں اور بالعموم سبکو
کم و بیش معلوم ہے البتہ ایک بہترین کتاب موسوم بہ ارکان الاسلام مولوی محمد
سراج الدین احمد خانصاحب بانیٔ اخبارِ زمیندار لاہور کی مرتبہ زمیندار بک ڈپو لاہور سے ملیگی

اخلاق

اخلاق کی درستی تمام خوبیوں اور اصلاح کی جڑ ہے

حضرت پیغمبر (صلعم)

دولت و مال کا ضائع ہوجانا داخل نقصان نہیں، البتہ صحت و تندرستی کا جاتے رہنا کسی قدر نقصان میں شریک کیا جاتا ہے۔ لیکن جب عزت و آبرو جاتی رہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سب کچھ جاتا رہا ہے۔

عادت سب سے زبردست شئے ہے۔

عادت فطرت ثانیہ ہے۔

عادت لوہے کے تاروں کا ایک رسّہ ہے۔ ہم ہر روز ان تاروں کا رسّہ تیار کرتے رہتے ہیں اور آخرکار اس کا توڑنا ہماری طاقت سے باہر ہوجاتا ہے۔

عادت ڈالنے کو تو ڈال لیجاتی ہے۔ لیکن جب چھوڑنا چاہتے ہیں تو پھر وہ ہم پر جانکنی سی حالت طاری کردیتی ہے۔

عادت بد کا ابتدا میں آسانی سے علاج ہوجاتا ہے۔ لیکن جب اسکو کچھ مدت ہو تو پھر وہ جڑ پکڑ جاتی ہے۔

عادتوں کا اجتماع ہوتا رہتا ہے۔ اور ہمیں اسکی خبر نہیں ہوتی جسطرح کہ ندیاں۔ دریا بنجاتی ہیں اور دریا سمندروں میں جاملتے ہیں۔

بدعادتیں دل کی زمین میں خاردار جھاڑیاں ہوتی ہیں۔ ان کا ایک ایک بیج نئی سی نئی جھاڑیاں پیدا کرتا ہے۔

شریف زندگیاں جو فوائد عوام کو پہنچاتی ہیں وہ لامحدود ہوتی ہیں وہ ساری دنیا کو یکساں فائدہ پہنچاتی ہیں۔

عزت اور ذلت کے لیئے کوئی شرط درکار نہیں اپنے فرائض مفوضہ کو بوجہ احسن سرانجام دو۔ سب عزت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔

عزت کا احترام وہی خوب کرسکتے ہیں جو عزت کی وقعت و عظمت سے کماحقہ باخبر اور واقف ہیں۔ (انتخاب)

متفرقات

محکمۂ اخبارات۔ انگلستان کا محکمۂ اخبارات کا عملہ دو سو آدمیوں پر مشتمل ہے جنمیں دو ڈائرکٹر اور چالیس اعتساب کنندہ ہیں۔ ہر ایک ڈائرکٹر کی تنخواہ پندرہ ہزار روپئے ہے۔

اٹلی کا قومی نشان گلِ نیلوفر ہے۔

بے تار خبر رسانی کا استعمال سب سے پہلے روسیوں نے ۱۹۰۶ء میں جنگ مانچوریا میں کیا تھا۔

جرمن جب گلا گھونٹنے والی گیس سے حملہ کرنے والا ہوتا ہے تو گیس کی بدبو پرندے چلاتے ہوئے اپنے گھونسلوں سے نکلکر دور بھاگ جاتے ہیں جس سے خندق نشین اتحادی سپاہی سمجھ لیتے ہیں کہ دشمن گیس سے حملہ آور ہونے والا ہے اس واسطے وہ خوب اس کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

صوبہ متحدہ ہندوستان میں ایک ساہوکار نے ایک زمیندار کو تقریباً سولہ سال ہوئے بارہ ہزار روپئے سود پر دیا تھا۔ مقدمہ عدالت میں گیا فیصلہ ہوا کہ سود در سود کے چکر میں آکر آٹھ لاکھ ۴۴ ہزار روپیہ زمیندار کے ذمہ ہوا۔ جسکے لئے زمیندار کو دو گانوں ساہوکار کے نذر کرنے پڑے۔

پرنس آف ویلز جس دن سے پیدا ہوئے ہیں اُسدن سے ہی دار الامرا کے ممبر ہیں بوجہ کمسنی ان کا حقِ ممبری زائل نہیں ہوسکتا۔

ملک معظم جارج شکاری پوشاک نرم کالر اور قمیص کے بڑے شائق ہیں اور جب تک پارک کاٹیج میں قیام رکھتے ہیں یہی پوشاک زیب تن کئے رہتے ہیں۔ حضور ممدوح فراک کوٹ کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔ شاہی حلقہ میں یہہ سہ پہر کی پوشاک ہے۔

سوئزرلینڈ ایک ایسا ملک ہے کہ امن و امان کے زمانہ میں جیسا اچھا انتظام یہاں ہسپتالوں کا ہوتا ہے دوسرے کسی ملک میں نہیں ہوتا۔ تقریباً ۱۸ ہزار بستر موجود ہوتے ہیں یا یوں کہئیے کہ آبادی کے ہر ایک ہزار آدمی کے پیچھے ۹ بستر ہوتے ہیں (انتخاب)

لطائف و ظرائف

فیشن کی آفت

جیک کا ایک دوست جس کی شادی ہو چکی تھی بھاگتا ہوا گھر کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے اس کی یہ حالت دیکھ کر کہا۔ "خیمس! خیر تو ہے۔ کیوں ایسے بھاگے ہوئے جاتے ہو" جیمس!! بیوی کے لیئے نیو فیشن لباس خرید کر لے جا رہا ہوں۔ اور بھاگا اس لیئے جا رہا ہوں کہ کہیں گھر پہنچنے تک فیشن تبدیل نہ ہو جائے۔ اور پھر لباس کام کے لائق نہ رہے۔

خوب سُنا

زید:۔ "آج جو تم ایک بجے رات تک اپنے گھر سے باہر رہے تو تمہاری بیوی نے کچھ تم سے کہا تو نہیں اور تمہارے عذرات کو خاموشی سے سن لیا"؟

بکر:۔ "جی ہاں! وہ بیچاری دس منٹ تک چپکی بیٹھی ہوئی سنتی رہی"

زید:۔ "پھر اس کے بعد"

بکر:۔ "بس اِس کے بعد کیا۔ پھر تو میرا نمبر سُننے کا آگیا اور میں دو گھنٹے تک اُس کی سُنتا رہا"

بالکل سچ ہے

عورت:۔ "عورتیں اگرچہ اکثر باتونی زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکن مردوں کی نسبت انکو اپنی زبان پر زیادہ قابو ہوتا ہے"

مرد:۔ "ہاں بالکل سچ کہتی ہو۔ مردوں کو عورتوں کی زبان پر قابو نہیں ہوتا۔

فیس ضرور چاہیئے

شخص:۔ "میرا تو خیال تھا کہ ایک قانونی سوال پوچھنے پر آپ مجھ سے کچھ نہ لینگے

وکیل:۔ "میں نے سوال پوچھنے کی تو کوئی فیس نہیں لی۔ بلکہ میں نے جو جواب دیا ہے اُس کی فیس مانگتا ہوں۔

بصرہ کا دلچسپ تاریخی حال

گو کہ بصرہ دو شہروں کا نام ہے - ایک مغرب کا جو بالکل ویران اور غیر مشہور ہے - دوسرا عراق کے مشہور شہر کا جو دجلہ اور فرات کے ملتقی (شط العرب) پر ایک زرخیز تجارتی شہر ہے - لیکن ہمکو اسوقت دوسرے بصرے کے حالات لکھنا ہیں جو اسلامی نقطۂ نظر سے موجودہ جنگ میں ایک اہم شہر ہو گیا - کیونکہ وہ عراق اور عرب کی کنجی اور ۱۹۱۴ع میں اسلامی حکومت سے خارج ہو کر گورنمنٹ برطانیہ کے (بقول ریوٹر) زیر اقتدار آ گیا ہے - یہ مشہور عربی اور اسلامی شہر ۱۵ ہجری مطابق ۶۳۶ع میں حضرت خلیفۂ دوم نے اس کو مسلمانوں کے آرام لینے اور ایام سرما میں بسر کرنے کے لئے آباد کیا تھا تاکہ فوجیں ایران کے حملوں سے فارغ ہو کر یہاں تازہ دم ہو جائیں - مسلمانوں نے یہاں آباد ہو کر پہلے چھوٹے چھوٹے بازار اور دکانیں بنائیں اور اپنے رہنے کے لئے مختصر کوٹھریاں تعمیر کیں - ابتداءً یہاں کی دکانیں اور مکانات پٹھے اور نرکل سے جو یہاں کثرت سے پیدا ہوتا تھا بنائے گئے تھے - لیکن تھوڑے ہی زمانے کے بعد جبکہ ایک ہولناک آتشزدگی نے مکانات و دکانات خاک سیاہ کر دیں کے مکانات خام اینٹوں سے بنائے گئے -

اس میں اختلاف ہے کہ اس شہر کا نام بصرہ کیوں رکھا گیا - بعض کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان جو ایک فوجی افسر تھا جب وہ یہاں آیا اور اس نے اس کی شادابی اور زرخیزی کو دیکھا تو اس کو آباد کرنے کی اجازت مانگتے ہوئے حضرت خلیفۂ دوم کی خدمت میں لکھا کہ یہاں سنگریزے بکثرت پائے جاتے ہیں - یہاں کی آب و ہوا بہت خوشگوار ہے اور یہاں شیریں پانی بہت ہے - پس باجازت خلافت اسکا نام بصرہ رکھا گیا کیونکہ بصرہ کے لغوی معنی سنگریزوں والی زمین کے ہیں - اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اصل میں بس راہ تھا جسکے معنی پیچ در پیچ راستے کے ہیں - عربی کے خراد پر چڑھ کر یہ بصرہ ہو گیا - لیکن مورخین پہلے کے دونوں تسمیہ کو زیادہ صحیح اور قرین قیاس لکھتے ہیں ... (باقی آئندہ)

اقتباسات

کلام اکبر پر ایک مختصر تبصرہ

کلیات اکبر حصۂ اول و دوم کے مطالعہ سے یہہ بات ظاہر ہے کہ اِن کے اشعار میں نقشوں کی تصویر ہے جنکو روزگار بد عہد نے بگاڑ ڈالا اور اس سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ نئے تعلیم یافتہ لوگوں کے پیشرو یا بزرگوں نے اِن کے نونہالوں سے قائم کیا توقعات کی تھیں اور وہ کہانتک پوری ہوئیں۔ اِن دونوں حصوں کا ہر ایک جملہ، مصرع، اور شعر ایک بے مثل سرزنش ہے۔ جو ایک ہمدرد بزرگ بے چینی کے ساتھ اپنے خوردوں کو کرتا ہے۔ ظرافت کا تو کیا کہنا۔ تخیلات کی دوڑ اور بھاگ حد توصیف سے باہر۔ غرض کہ کلیات اکبر ایک وہ ذخیرہ ہے کہ انسان بوقت فرصت پڑھے اور نہ صرف دل ہی دل میں اس کے مزے لے بلکہ اس کو اپنا رہبر بنائے۔ حضرت اکبر زیادہ تر دو رخش ہائے مندرجۂ ذیل پر دیتے ہیں۔

پہلی شق خدا تعالی کی سچی عبادت اور اس کے حکم پر قدم بہ قدم چلنا۔ چنانچہ فرماتے ہیں

قرآن کو زبان سے دل میں اُتاریئے
علمی نمود چھوڑ عمل کو سنواریئے
چشم و زباں میں کیجیئے پیدا اثر جناب
بھاگ کے بندگانِ خدا کو پکاریئے

دوسری شق۔ یعنی کہ پیغمبر صاحب کے ساتھ محبت۔ ان کے ارشاد کی تعمیل

احباب نے طویل مضامین یہاں پڑھے
لیکن مری زبان کا تھا حصّہ مختصر
میں نے تو بزم نعت میں اتنا ہی پڑھ دیا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیسری شق۔ یعنی حکومت موجودہ سلطنت برطانیہ کیساتھ عقیدت وارادت

باتیں ہرگز خلاف عزت نہ کرو
دم بھر بھی بغاوت و شرارت نہ کرو
بدنام کرو نہ وضع انگریزی کو
پتلون پہن کے ترک طاعت نہ کرو

یہہ تین شفقیں مندرجہ بالا دراصل وہ ہیں جنکو حضرت اکبر اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے کھلا کے ہنسا ہنسا کے اور گُد گُدا کے سمجھا کے سکھلاتے ہیں۔ اِن کے بعد موجودہ زمانہ کا وہ کونسا رمز ہے جسکو وہ نہ بتاتے اور نہ جتاتے ہوں۔ ایکطرف مادہ پرستی کی فضیحتی ہے تو دوسری جانب روحانیات کے ترقی مدارج کا سبق تلقین کیا جاتا ہے۔ تہذیب مغربی کی بھی گت اِن کے ہاتھوں بہت بُری بن چکی ہے۔

دستار و پیرہن اور جیب و کیسہ خالی
تہذیب مغربی نے ہمکو چیتھا ڈالا

اکبر کی صدا یہی ہے کہ دل کو عالم عرفان میں روحانی ترقی دو۔ اور محض تحیت و بحث و قال و قیل سے بحث نہ رکھو۔

بحر عرفاں کے لیئے ہے کشتیٔ دل لازمی
سود مند اِس راہ میں الفاظ کا پل ہو چکا

اکبر کی بیزاری موجودہ ترقی سے یوں ظاہر ہوتی ہے

عمل اُن سے ہوا رخصت عقیدہ میں خلل آیا
کوئی پوچھے کہ اُن کے ہاتھ کیا نعم البدل آیا

دکھاوے کی وفاداری کی نسبت حضرت اکبر یوں فرماتے ہیں۔

پارک میں اِن کی دیا کرتا ہے اسپیچ وفا
زاغ ہو جائیگا اِک دِن آنریری عندلیب

مذہبی رنگ کی کمی پر دست تأسف ملکر یوں فرماتے ہیں۔

میں اپنے مٹنے کے غم میں نالاں اُدھر زمانہ ہے شاد و خنداں
اشارہ کرتی ہے چشم دوراں جو آن باقی جہان باقی

اتنی بیٹے رہ گئی ہیں آنکھیں کہ میرے مٹنے کا نہ دیکھیں یہ سفوف باتیں جو ہوش اُڑائیں اسی کا ہیں کمال باقی

نئی طرز کی روش پر جو لوگ کہ سالک کہلاتے ہیں اور جنہوں نے شہر چھوڑ کر جنگل میں رہنا پسند کیا ہے اُن سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

آج بنگلہ میں مرے اُٹھی ہے آوازِ اذاں
جی رہے ہیں ابھی کچھ اگلے زمانے والے

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

مرید دھر ہوئے وضع مغربی کر لی
نئے جنم کی تمنا میں خودکشی کر لی۔

پھر فرماتے ہیں۔

تارکُ الوضعوں میں دو چار نے پایا ہے عروج
خیر استثنے شہدا تھے تو یہ غازی بھی سہی

غلط امیدوں کے سہارے جینے پر یوں فرماتے ہیں۔

نہ جوتی ہے زمیں تمنے نہ تم نے بیج بوئے تھا
یہ کیا معنی کہ ہو لے بارشِ ابرِ کرم پہلے!

ایران کی طویل داستان کو یوں چند الفاظ میں فرماتے ہیں۔

چناں برد ند صبر از دل کہ قصے یاد آتے ہیں
تڑپ جاتا ہوں یہ سنکر کہ اب ایران جاتا ہے

حقیقی خدانمائی کی نسبت یوں اُمید لگاتے ہیں

کسی محفل میں تم اکبر اگر چمکے تو کیا چمکے
سند جب ہے کہ اُبھرے ذکرِ حق نام خدا چمکے

اور جو لوگ پابندِ مذہب نہیں، اُن کی نسبت یوں بد دعا کرتے ہیں۔

آج وہ ہنستے ہیں میرے جبۂ و شملہ پر
ایکدن انکو فلک بند ہوائے دھوتی تو سہی

ملازمت سرکاری کی تلاش کی داستان کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا جبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا

بے بضاعتی کی داد یوں دیتی ہے۔

بنگلہ دیکھو تو صرف واجد کا عنصر
اس پر یہ غضب کہ جمع غائب بالکل

مغربی طرز معاشرت کے متعلق فرماتے ہیں۔

جیسے موقع ملا وہ جا بسا بستی سے بنگلے میں
نعرہ دیتی ہے ٹھری الفت قومی کے جنگلے میں

ڈارون کے فلسفہ کی ان قابل داد الفاظ میں داد دیتے ہیں۔

بنے بندر سے ہم انساں ترقی اسکو کہتے ہیں
ترقی پر تنیو بدنصیبی اس کو کہتے ہیں

گرجہ اور کعبہ کا مقابلہ یوں کرتے ہیں۔

وہ تو گرجہ پر رکا اور یہ گیا کعبہ کو پھاند
شیخ کا ٹٹو تو انجن سے بھی بڑھکر تیز ہے

وضع مغرب کی فضیلت حقیقی یوں بیان فرماتے ہیں۔

وضع مغرب سے مجھے کچھ بھی تسلی نہ ہوئی۔
ناز تو بڑھ گئے دولت کی ترقی نہ ہوئی۔

مندرجہ ذیل شعر کی سلاست قابل داد ہے۔

ہم کیا کہیں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے نوکر ہوئے پنشن ملی پھر مر گئے

انجام مرگ پہ فرماتے ہیں۔

بتاؤں آپ سے مرنے کے بعد کیا ہوگا
پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہوگا۔

دنیا کے سبز باغ کا نقشہ یوں کھینچ کر بتلاتے ہیں۔

گل تصویر کس خوبی سے گلشن میں لگایا ہے
مرے صیاد نے بلبل کو بھی الو بنایا ہے

(مخزن)

منتخبات

کوریا کے سات عجائبات

چین اور جاپان کے بعد کوریا مشرق بعید تک عجیب وغریب سلطنت ہے۔ مگر چونکہ اس نے زمانۂ حال کے مطابق کافی ترقی نہیں کی اس لئے اس کے حالات سے لوگ ناواقف ہیں کوریا کے سات عجائبات حسب ذیل ہیں۔

(۱) کن شاناٹاؤ کے پاس ایک گرم معدنی چشمہ ہے کہ جسکی نسبت دعوے کیا جاتا ہے کہ اس میں غسل کرنے سے ہر قسم کی بیماریاں دفع ہوجاتی ہیں۔

(۲) دوسری عجیب چیز دو کنوئیں ہیں جو دونوں اس جزیرہ نما کے دونوں سروں پر ہیں۔ ان میں یہ عجیب خصوصیت ہے کہ جب ایک پُر ہوتا ہے تو دوسرا خالی ہوجاتا ہے۔ ان میں سے ایک کا پانی سخت کڑوا اور دوسرے کا نہایت میٹھا ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا عجوبہ ایک برف کی غار ہے کہ جس سے ہمیشہ برف جیسی ٹھنڈی ہوا چلا کرتی ہے اور ایسے زور سے کہ ایک مضبوط آدمی بھی اُس کے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا۔

(۴) چوتھا عجوبہ یہ ہے کہ ایک صنوبر کا جنگل ہے جو ہرگز نہیں کاٹا جاسکتا۔ خواہ اسکی جڑوں کو کتنا ہی نقصان پہنچایا جائے مگر پھر اُن ہی جڑوں سے پودے پیدا ہوجاتے ہیں۔

(۵) مگر سب سے عجیب پانچواں عجوبہ یہ ہے۔ جو مشہور لٹکنے والا پتھر ہے۔ یہ ایک محل کے سامنے جو اُسی کے اعزاز میں تعمیر کیا گیا ہے اُس سے خفیف سی بلندی پر لٹک رہا ہے۔ کیونکہ جب دو آدمی ہاتھ میں رسی لیکر اُسکے نیچے سے گزرتے ہیں (گزرنا چاہیں) تو بلا تکلف رسی اس پتھر کے نیچے سے ہوکر نکل آتی ہے۔ یہ ایک بھاری متوازی الاضلاع پتھر ہے۔

(۶) چھٹا عجوبہ ایک گرم پتھر ہے جو صدیوں سے ایک پہاڑی کی چوٹی پر پڑا ہُوا ہے اور اس سے گرمی نکلتی رہتی ہے۔

(۷) اور ساتویں کوریا کی عجیب چیز ایک بُت ہے کہ جسے پسینہ آیا کرتا ہے۔ یہ بُت ایک مندر میں ہے کہ جسکی حفاظت کیجاتی ہے اور جسکے چاروں طرف تیس گز تک گھاس کا ایک تنکا بھی نہیں اُگتا۔ یہاں کوئی درخت یا پھول نہیں اُگ سکتا۔ اور جنگلی حیوانات بھی اس طرف رُخ کرنا پسند نہیں کرتے۔

امریکہ اور یورپ کے بڑے شہروں اور گلیوں کی صفائی۔

دنیا کے بعض شہروں میں صفائی کا اسقدر خیال رکھا جاتا ہے کہ وہاں کی گلیوں کی گرد کو جمع کر کے خوردبین آئینوں کے ذریعہ سے اُس گرد کا علمی امتحان کیا جاتا ہے تاکہ اگر اس میں کسی مرض کے جراثیم پائے جائیں تو ان کے دفعیہ کا انتظام کیا جائے۔ نیویارک اور برلن میں اس غرض کے لیئے کچھ ایسے آلات وضع کیئے گئے ہیں جنکے ذریعے ایک شیشہ کی پلیٹ کو بازار یا گلی کی سطح سے چھ فیٹ کی بلندی پر کئی روز تک رکھدیا جاتا ہے اور اس پر ہر روز تھوڑی تھوڑی گرد اُڑ اُڑ کر جمع ہوتی رہتی ہے چنانچہ کچھ عرصے کے بعد جب کافی گرد جمع ہو جائے تو خوردبین سے امتحان کرنے کے لیئے اس پلیٹ کو اُٹھا کر لیجاتے ہیں۔ بعض اوقات جو جراثیم ان پلیٹوں پر ملتے ہیں وہ جراثیم امراض پیدا کرنے والے نہیں ہوتے۔ عموماً تھوک کے ذریعہ سے امراض سل و دق کے جراثیم پھیلتے ہیں۔ اسلیئے بازاروں میں چلتے ہوئے تھوکنا اُن شہروں میں جُرم قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض مہلک امراض کے جراثیم اس بازاری گرد میں ملجائیں تو اُن ہی کی مارنے والی دوائیاں بازاروں میں چھڑکی جاتی ہیں۔

پانچ عمدہ سوالات

مجھ کو کیا بنایا گیا ہے؟ کیوں بنایا گیا ہے؟ میں کیا کر سکتا ہوں؟ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ اور دنیا سے میرا کیا تعلق ہے؟ ہر انسان کو چاہیئے کہ ان پانچ سوالات کو پیش نظر رکھ کر غور و خوض سے حل کرے۔

اطلاع:۔ مشتریان رسالۂ ہذا خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور درج فرمایا کریں۔

مردانگی کے ۱۶ جوہر ہیں!

جنکا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے

(۱) جھگڑتے وقت دانائی کو ہاتھ سے نہ جانے دے (۲) گھر میں سلیم الطبع رہے (۳) رن میں داد شجاعت دے۔ (۴) عظیم الشان اخلاقی جراٗت کا مالک ہو (۵) عوام الناس میں عاقل ہو۔ (۶) اپنی کرسی پر بیٹھا ہو تو شاعر ہو۔ (۷) گھر میں معلّم ہو۔ (۸) قوم میں صلاح کار ہو۔ (۹) ہمسایوں میں ثالث بالخیر ہو۔ (۱۰) عبادت گاہ میں جائے تو تنہائی پسند کرے (۱۱) ملک میں واضع قانون ہو۔ (۱۲) اپنے افعال سے آگاہی رکھنے والا ہو۔ (۱۳) زندگی خوشی سے گزارے (۱۴) اپنے کاروبار میں ہوشیار ہو۔ (۱۵) لوگوں میں برتاؤ کرنے میں انصاف کو ہاتھ سے نہ دے۔ (۱۶) جو کام کرے اُس کو خدا کی مرضی پر چھوڑ دے۔

دن کی طوالت

عام طور پر یہ معلوم ہے کہ ہر ایک دن ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ بعض مقامات پر چھوٹا بڑا دن بھی ہوتا ہے۔ حقیقی طور پر دن ۲۳ گھنٹے ۵۶ منٹ ۵ سکنڈ کا ہوتا ہے۔ ملک ناروے کے بعض مقامات میں پورے دو مہینے کا دن ہوتا ہے۔ سپٹز برجن میں ساڑھے تین ماہ کا ایک دن ہوتا ہے۔ وہاں چھوٹے سے چھوٹا دن صرف ۳½ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ پیٹروگریڈ میں لمبے سے لمبا دن ۱۹ گھنٹے کا ہوتا ہے اور چھوٹے سے چھوٹا ۵ گھنٹے کا۔ لندن کا سب سے بڑا دن ۱۶½ گھنٹے اور چھوٹے سے چھوٹا ۸ گھنٹے کا ہوتا ہے۔

حضرت سُفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے حقیقتِ زہد یہ بیان فرمائی ہے کہ زہد ٹاٹ کے کپڑے پہننے اور جو کی روٹی کھانے سے نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں دل نہ لگانے اور اُمیدیں کوتاہ کرنے کا نام ہے۔

حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ نے انسانی ہدایت کے لیئے کیا ہی عمدہ نسخہ بتایا ہے فرماتے ہیں:۔ سوتے وقت موت کو سرہانے رکھا کرو اور جاگتے وقت نظروں کے سامنے۔

انسان کی پوشیدہ قوتیں

انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو آب و دانہ کے بغیر محض یاد الٰہی سے زندہ رہ سکتا ہے وہ روحانی طاقت کو درست کرتے ہوئے عالم غیب کے اسرار دیکھ سکتا ہے۔ ہوا میں اُڑنا۔ پانی پر چلنا۔ بغیر زبان کے بات چیت کرنا اسکے لیے معمولی بات ہے۔ مگر ہمکو ابھی اپنی روحانی طاقت کا علم نہیں ہوا ہے۔ ہم دوسری اشیاء کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہمیں یہ نہیں معلوم کہ قدرت نے ہمارے اندر کیسی عجیب و غریب چیز ودیعت رکھی ہے۔ اگر ہم اپنی پوشیدہ طاقتوں کو قابو میں رکھیں تو بہت جلد مخفی اسرار ہمارے پیش نظر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمکو جسمانی ترقی کا خیال چھوڑ کر روحانیت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور وہ پوشیدہ قوتیں جو ہمارے دل میں چھپی ہوئی ہیں اُن کو بیدار کرتے ہوئے دنیا کی ہوا و ہوس سے بہت جلد آزاد ہو جانا چاہیئے۔

ڈاڑھی منڈوانیکا دستور

ڈاڑھی کا منڈوانا کیوں اور کب شروع ہوا؟ پُرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ ڈاڑھی اسواسطے منڈوانی شروع کی گئی تھی کہ لڑائی میں دشمن کے ہاتھ آجاتی تھی اور پھر بڑی مشکل پیش آتی تھی۔ ڈاڑھی منڈوانے کا دستور سکندر اعظم کے وقت ہوا جو فوج میں بھرتی ہوتے تھے ڈاڑھی منڈواتے تھے۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ روما کے بادشاہ کچھ عرصہ اِس خوف میں مُبتلا رہے کہ اگر وہ ڈاڑھی منڈوائینگے تو ممکن ہے کہ حجام مونڈتے وقت اُن کے گلے پر اُستر ا پھیر دیں۔ بادشاہ ہارون ڈاڑھی اِس واسطے رکھا کرتا تھا کہ اُس کے گلے پر ایک داغ تھا جو ڈاڑھی نے چھپا رکھا تھا۔ اِس سے لوگوں میں پھر ڈاڑھی رکھنے کا دستور پھیل گیا۔

کفایت شعار ہو

لیکن بخیل کبھی نہ ہو۔ اپنی ضروریات کو پورا کرو۔ عزت کی حفاظت کرو۔ دوستوں سے نیکی کرو۔ روپیہ پیدا کرو اور اسکو کار آمد کاموں میں لگاؤ کیونکہ مفید کاموں میں روپیہ کا لگانا اُسکو اچھا بنا دیتا ہے۔ ورنہ روپیہ نہایت ہی حقیر اور اَدنےٰ شئے ہے۔

تمت

فہرست معاونین

رسالۂ معلم العلوم حیدرآباد دکن

اعلیحضرت پیر و مرشد ظل سبحانی حضور پرنور بندگانعالی سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

نواب تلاوت جنگ بہادر صدر المہام سرکار عالی۔ نواب قدرت نواز جنگ بہادر نائب ناظم کروڑگیری سرِ بلدہ
نواب سید محمد علیخاں بہادر خلف نواب اعتصام الملک مرحوم جاگیردار۔ نواب میر عنایت حسین خاں
ابن نواب رکن الملک مرحوم جاگیردار۔ سید ہمت علیخاں صاحب خلف نواب کامیاب جنگ مرحوم
محمد شرف الدینخاں صاحب ناظم عدالت آرائش بلدہ۔ مہتمم صاحب کتب خانہ کلیہ جامعہ عثمانیہ سرکار
مولوی عبد القیوم صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی مولوی حاجی عبد الرحیم صاحب وکیل مختار پالونچہ
بابو راؤ صاحب وکیل درجۂ اول۔ مولوی سید فیض الدین صاحب وکیل درجۂ اول۔ مولوی
ابو القاسم صاحب (علیگ) ناظم تصفیۂ نزاعات صرفخاص مبارک۔ مولوی احمد عبد اللہ صاحب
منتظم قحط محکمۂ صدر محاسبی سرکار عالی۔ مولوی مرزا غلام عباس صاحب منتظم کورٹ آف وارڈز
(صرفخاص) سرکار عالی۔ مولوی عبد الرزاق صاحب وکیل درجۂ اول۔ مولوی قاضی محمد محی الدین صاحب
وکیل درجۂ اول۔ مولوی محمد جعفر صاحب طالب افندی عون و عباس اکسٹنرز۔ مولوی قاسم حسینی
صاحب خلف حکیم امتیاز الدین حسین صاحب مہتمم شفاخانہ یونانی سرکار عالی۔ مولوی شیخ مہدی علی صاحب
طالب العلم۔ مولوی عبد العزیز صاحب طالب العلم۔ مولوی عبد الجلیل صاحب صیغہ دار محکمۂ صدر محاسبی
صرفخاص مبارک۔ مولوی عبد اللہ حسین خانصاحب متولی مسجد چیل پانار۔ مولوی محمد قمر الدین صاحب
مددگار رسال ضلع بیدر۔ مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی ناظم اول محکمۂ عدالت فوجداری بلدہ
مولوی سید امجد حسین صاحب مددگار کورٹ آف وارڈز صرفخاص مبارک۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب
اسسٹنٹ انجنیر آبپاشی سرکار عالی۔ مولوی محمود علی صاحب تحصیلدار باغات سرکار عالی۔
مولوی معین الزماں صاحب خلف مولوی غلام احمد صاحب صدر محاسب صرفخاص مبارک
مولوی میر احمد علی صاحب تحصیلدار دیوارکنڈہ۔ مولوی عبد العزیز صاحب سعید تعلقدار
آبکاری ضلع اورنگ آباد۔ مولوی حبیب عبد الرحمن صاحب مدرس مدرسۂ تحتانیہ و منیجر دار المطالعہ
مولوی محمد خلیل اللہ خانصاحب نیر۔ مرزا ساجد بیگ صاحب اول تعلقدار۔ مولوی محمد اسمٰعیل خانصاحب تحصیلدار آرمور۔

اشتہارات

اللہ شافی

اکسیر بواسیر

ہر قسم کی شدید بواسیر کی تخفیف و تسکین کے لیئے یہ ایک پُرتاثیر اکسیر ہے۔
اگر مریضان بواسیر ایک عمدہ اور بہترین دوائی کے متلاشی ہیں تو اکسیر بواسیر
ضرور استعمال کریں۔ چنانچہ سیکڑوں مریضوں نے اپنی صحت یابی کے ذاتی تجربہ
کی بناء پر اس دوا کی صداقت کا اعتراف کرلیا ہے۔ اس میں کوئی چیز کسیکے
بھی خلاف مذہب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال و طریقۂ پرہیز دوا کے ساتھ
قیمت صرف (ایک روپیہ سکہ کلدار) اخراجات پیاکنگ و محصولڈاک بذمۂ خریدار

کالی کھانسی

چونکہ سوداوی ہوتی ہے۔ اکثر علاجات سے نہیں جاتی۔ اس لیئے بچے عموماً
ہلاک ہوجایا کرتے ہیں۔ لیکن خالق برحق نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی ہے
جسکی دوا بھی پیدا نہ کی ہو۔ البتہ اس کے فضل مخصوص ہے جس خوش نصیب کو
اس کا علم ہوجائے ؎

این سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چنانچہ ہمارے پاس اس مہلک مرض کی مفید ترین دوائی موجود ہے۔
سیکڑوں اشخاص نے اپنے بچوں کی صحت یابی کے ذاتی مشاہدے کی بناء پر
اس دوا کی صداقت کا اعتراف کرلیا ہے۔ اس میں کوئی بھی شئے کسی کے بھی
خلاف مذہب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال و طریقۂ پرہیز ضروری دوا کے ساتھ
قیمت صرف (ایک روپیہ) سکہ کلدار اخراجات پیاکنگ و محصول ڈاک بذمۂ خریدار

سنون

دانتوں کی تمام بیماریوں کے لیئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی شیشی۔
(ایک روپیہ) سکہ کلدار اخراجات پیاکنگ و محصولڈاک بذمۂ خریدار

ملنے کا پتہ دفتر مطبع معلم العلوم سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن

عینک

کیوں اور کب لگانی چاہیئے؟
اس لیئے اور اس وقت چاہیئے
جب کہ

(۱) ہم اشخاص کے مانند دور کی اشیاء صاف نہ دیکھ سکتے ہوں۔

(۲) نوشت وخواند میں باریک حروف یا اعداد یا کشیدے وغیرہ کے کاموں میں سوئی کا ناکہ وغیرہ صاف نہ دیکھ سکتے ہوں۔

(۳) دیر تک نوشت وخواند یا سلائی وغیرہ کرنے سے آنکھوں، پیشانی یا سر میں درد یا دھمک یا گرانی محسوس کرتے ہوں۔

(۴) آفتاب کی تیز اور مضر شعاعوں سے خصوصاً موسم گرما میں آنکھوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہوں۔

(۵) ریل، موٹر، سیکل اور جملہ تیز اور کھلی سواری میں یا سیر وشکار کے وقت ہوا کے مضر کیڑوں اور گرد وغبار سے محفوظ رکھنا چاہتے ہوں۔

(۶) آنکھوں پر عمل جراحی کے بعد نوشت وخواند سے معذور رہوں۔

(۷) نجاری، سنگ تراشی، آہنگری، وغیرہ کے وقت اذیات کے حوادث سے محفوظ رہنا چاہتے ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

یاد رہے کہ

بظاہر معمولی اور بازاری عینکوں سے بھی اغراض مذکور کسی حد تک پورے ہوجاتے ہیں۔ لیکن نتیجہ میں ایسی عینکیں فائدے سے زیادہ مضرت رساں ثابت ہوتے ہیں۔ اس لیئے "گراں بہ حکمت" کے قدیم مقولہ کو اور ذیل کے پتہ کو ہمیشہ ضرور یاد رکھیئے جبکہ آپ اپنی عزیز آنکھوں کیلیئے ایک مفید عینک خریدنا چاہیں

پتہ

ڈاکٹر ایچ ایم سلطان کارخانہ عینک سازی رزیڈنسی سوڈا واٹر فیکٹری حیدرآباد دکن